رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو قرار دیا ۔

THE ALHAKAM QADIAN.

الحکم

دور جدید

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در نرم ستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

مدیر اعلیٰ:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر مسئول:- شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
والیان ریاست سے ۵۰ر
امراء و رؤسا سے ۲۵
معاونین سے ۱۲
عوام سے ۶
ممالک غیر سے ۱۲/-

مدینۃ المسیح
قادیان دار الامان سے
ہر انگریزی ماہ کی ۷،
۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو
خدا تعالیٰ کے فضل
اور رحم کے ساتھ
شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲/
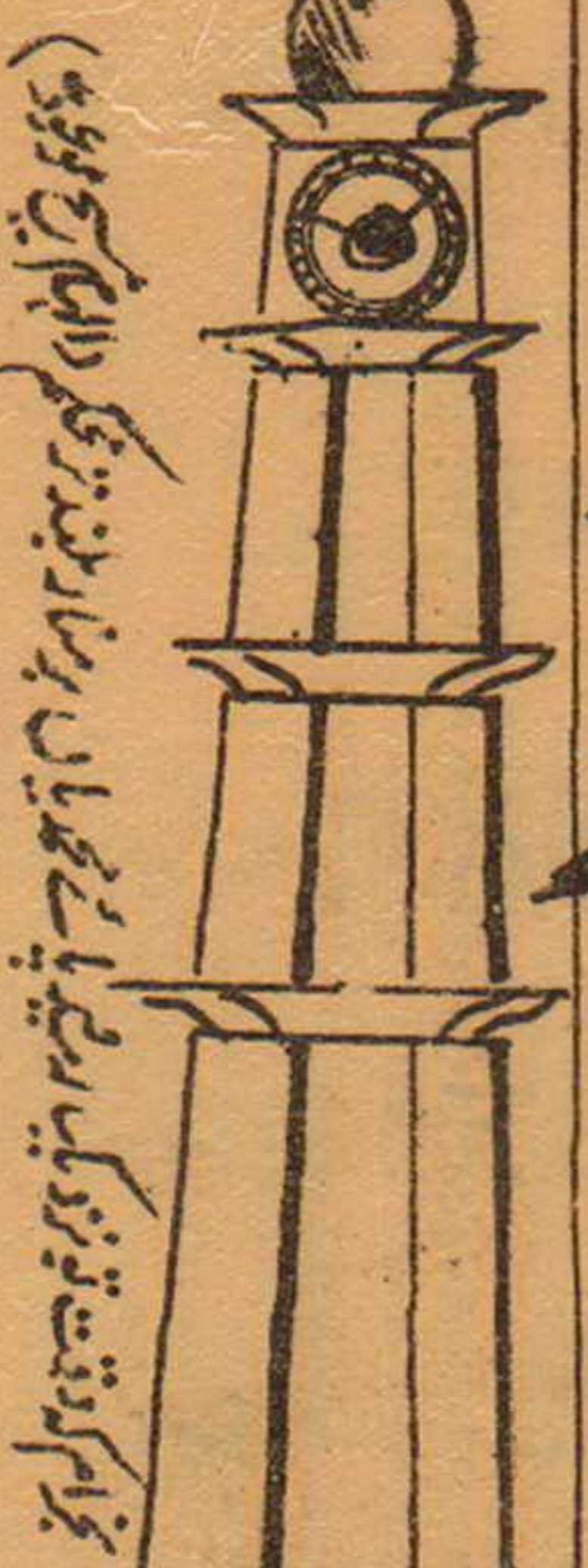
جلد ۳۸ | ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ / ۲ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ مارچ و ۷ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا اعلان جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق

صبر سے کام لو۔ اور گالیوں اور مار پیٹ کا بدلہ زبان اور ہاتھ سے نہ لو

۳۰ مارچ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل اعلان جماعت احمدیہ قادیان کے لئے رقم فرمایا۔ جو بورڈوں پر لکھ کر محلوں کی مساجد اور احمدیہ چوک میں لگا دیا گیا۔

"تمام محلوں کے پریذیڈنٹوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رات کو میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سے جو لڑائی ہوئی ہے اس کے بعد انھیں ایک گھر میں بند کر کے جو بعض احراریوں نے مارا ہے اس واقعات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کوشش دفعہ ۱۴۴ کو لمبا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ اسوقت حکومت کا ایک حصہ ہماری دشمنی پر تلا ہوا ہے۔ اور ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اسلئے ایسے موقعہ پر بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب نگران ہی دشمنی پہ تلے ہوئے ہوں تو خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ ادنیٰ تدبر سے یہ امر معلوم ہو سکتا ہے کہ عین دفعہ ۱۴۴ کے خاتمہ کے وقت اس قسم کی لڑائی کرانے کی کوشش بے وجہ نہیں ہو سکتی۔ اور پھر ان لوگوں کی اس میں شمولیت جن کی دو کا نو پیر پولیس کے بہت سے سپاہی بیٹھتے ہیں اور بھی شبہ پیدا کرنے والی ہے۔

ان حالات میں میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ اور مار کھا کر بھی خاموش رہیں۔ گالیاں سنیں اور پرواہ نہ کریں۔ بلکہ احرار اور ان کی پشت پناہ بننے والے حکام کی ان کوششوں کو جو وہ سلسلہ کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ صبر اور تحمل کے ذریعہ سے ناکام کر دیں۔ بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن مومن سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مشکل سے مشکل امتحان میں کامیاب ہو۔

عزیزو! یہ وقت ابتلاء کا ہے۔ حکومت کا ایک حصہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہمارے خلاف کھڑا ہے۔ اور ہم کمزور ہیں۔ لیکن ہمارا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہے ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ذلیل نہیں ہوں گے۔ ذلیل وہ غدار حکام ہوں گے۔ جو ملک معظم سے تنخواہ پا کر ان کی نمک حرامی کر رہے ہیں۔ یا احرار ہوں گے۔ جو حریت کا دعویٰ کرتے ہوئے اسوقت ظالم کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن رہے ہیں۔ تم صبر سے کام لو۔ تو اللہ تعالیٰ بالا افسروں کے دل پر حقیقت کھول دے گا۔ اور انشاء اللہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کرنے لگیں گے۔ تھوڑے دنوں میں ہی خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ دکھائے گا۔ اور دشمنوں کو ان ارادوں میں ناکام کر دے گا۔ اور ہماری مظلومیت اور برأت کو ظاہر کر دے گا۔

پس صبر سے کام لو۔ اور گالیوں اور مار پیٹ کا بدلہ زبان اور ہاتھ سے نہ لو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے آگے فریاد کرو۔ کہ اسوقت اس کے سوا کوئی تمہاری آواز سننے کے لئے تیار نہیں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد"

معذرت

منشی حبیب احمد صاحب کاتب الحکم یکدم بیمار ہو گئے۔ ان کی بیماری کی وجہ سے مجھے مجبور ہونا پڑا کہ یہ پرچہ دو تاریخوں کا اکٹھا شائع کروں۔

احباب دعا کریں کہ منشی صاحب کو خدا تعالیٰ صحت کامل دے۔ تا کہ الحکم کی اشاعت میں ان کی بیماری کا اثر نہ پڑ سکے۔

(ایڈیٹر)

نوائے محبت

جوش ملیح آبادی نے ایک نظم "نعرۂ خروش" لکھی ہے جس میں جہاد بالسیف کی تلقین کی ہے۔ ہمارے شاعر شیریں بیان حضرت تسنیم نے اس کا ایک لطیف جواب لکھا ہے
پہلے چند شعر جوش صاحب کے ہیں۔ اور پھر تسنیم صاحب کے۔ (ایڈیٹر)

بھاگ ان باطل پرستوں سے کہ یہ پایان کار　　چھین لینگے باتوں ہی باتوں میں تجھ سے ذوالفقار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

خون کے دھارے کو اندر سے جھکے راستہ　　آنسوؤں کی سیل میں تو ڈھونڈھتا ہے وہ دیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

آ رہی ہے دشت استبداد سے باد سموم　　اور تجھکو ہی سمجھتی ہے نسیم خوشگوار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

جنکے سایہ میں مچلتی ہیں بہاریں خلد کی　　مڑ نہ جائے دیکھ ان تابندہ تلواروں کی دھار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

جوش ملیح آبادی

قطع جو ہر کو کر دیں برگ گل کی دھار سے　　واسطہ ایسے جوانمردوں کو کیا تلوار سے
کھیلنا خوں سے نہیں حق گستروں کو سازگار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

دور کتنا جا رہا ہے تو در مقصود سے　　کیا ترا رابطہ ہے خالی نغمۂ داؤد سے
صلح کا منادی ہو کر آرزوئے گیرودار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

عمرؓ کو گھائل کیا تھا کونسی تلوار نے　　کس کے آگے سر جھکایا خالدؓ جرار نے
اب نہیں ملتی کہیں کیا وہ کمند جاں شکار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

سرخ آنکھیں بل جبیں پر ہاتھ میں شمشیر ہے　　"رحمۃ للعالمین" کی کیا یہی تصویر ہے
دیکھ جبرئیل امیں بھی ہو رہے ہیں شرمسار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

ہے جہان خستہ مشتاق تجلائے جمال　　ہو رہی ہے پھر تجھے کیوں فکر اظہار جلال
وقت کر دیتا ہے خود ہی تیز تلواروں کی دھار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

موت کر سکتی نہیں دشمن کی پائندہ تجھے　　زندہ کر دشمن کو بھی۔ رہنا ہے گر زندہ تجھے
رفعت اخلاق پر ہے زندگانی کا مدار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

فطرت پیکار خو کو صلح کا پیغام دے　　تو مسلماں ہے جہاں کو دعوت اسلام دے
حق کے اعلا کا نہیں ہے کشت و خوں پر انحصار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

آنسوؤں کی تیری نظروں میں کوئی وقعت نہیں　　طالب ہنگامۂ خوں ہے مگر ہمت نہیں
کیا فقط دعووں سے ہونا چاہتا ہے کامگار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

"حریت" ہی اسمیں کیا شک منتہائے زندگی　　ہاں مگر کھو بیٹھتی ہے جلوہ ہائے زندگی
ہو جب انسانوں کے خوں سے اسکا دامن داغدار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

موم میں تبدیل کرتا پتھروں کو ڈھال کر　　آ رہا ہے بخت کا ساغر اٹھا اقبال کر
لیکے دامان تبسم میں تماشائے بہار

ہوشیار

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

یہ خبر نہایت مسرت اور انبساط سے پڑھی جائیگی کہ چودھری اسد اللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء آنریبل چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی جگہ جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہو چکے ہیں پنجاب کونسل کے بلا مقابلہ ممبر مقرر ہو گئے ہیں۔ اس خبر پر ہماری جماعت جس قدر خوشی کرے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ چودھری صاحب موصوف کو بڑی بڑی خدمات کی توفیق دے اور ان کے تقرر کو ہر طرح مبارک کرے
ہم صدق دل سے چودھری صاحب کی خدمت میں ہدیہ

مبارکباد پیش کرتے ہیں

میں کیوں کر احمدی ہوا؟

جناب بابا رحیم بخش صاحب سنوری کے حالات

ہم تین شخص ہاشم علی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری اور میں ایک ہی محلہ میں رہتے تھے ہم میں نہایت گہری دوستی تھی، اور ہم اکٹھے محلہ کی مسجد میں پڑھتے تھے آہستہ آہستہ ہمارے دل میں یہ خیال ہوا۔ کہ کوئی پیر پکڑنا چاہیئے۔ ان دنوں اتنا شوق تھا۔ کہ اگر کوئی پیر، فقیر، درویش ادھر آتا۔ تو اس کی دعوت کرتے اور ہر طرح کی خاطر و مدارات جو کچھ بھی ہو سکتا کرتے آخر ہاشم علی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب دونوں بڈھے ادی ہو گئے اور ملازم بھی ہو گئے۔ اب میں اکیلا رہ گیا۔ میرے والد صاحب، تایا صاحب اور دادا صاحب سب فوت ہو گئے تھے۔ میں اپنے چچا کے پاس رہتا تھا۔ چچا صاحب تحصیلدار تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چچا صاحب اپنی بیٹھک میں بیٹھے تھے ان کے پاس مولوی یوسف علی صاحب اور دو تین اور آدمی بھی تھے۔ وہاں حضور علیہ السلام کا اشتہار براہین احمدیہ کی چھپائی کی غرض سے پہنچا۔ جس کا مطلب جو میں اس وقت سمجھا وہ یہ تھا کہ میں نے مسلمانوں کے فائدے کے لئے ایک نہایت اعلیٰ کتاب لکھی ہے۔ مگر مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو چھپاؤں۔ لہذا تمام احباب سے جو کہ اسلام کے خیر خواہ ہیں اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ امداد کریں۔ تو یہ کتاب شائع ہو جائے

اشتہار پڑھنے کے بعد مولوی یوسف علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ تو بھی کچھ دے۔ میں نے اندر جاکر والدہ صاحبہ سے ذکر کیا کہ اسطرح پنجاب سے ایک اشتہار آیا ہے مجھے بھی کچھ دو۔ تاکہ میں بھی ثواب میں داخل ہو جاؤں۔ والدہ صاحبہ نے مجھے ایک روپیہ دیا اور کہا کہ لے تیرے لئے یہی غنیمت ہے۔ جا اور یہ روپیہ دیدے میں باہر آیا۔ اور میں نے وہ روپیہ دیا۔ اور کہا کہ جو کوئی مرزا صاحب کو خط لکھے۔ اس میں میری طرف سے سلام ضرور لکھدے۔ میرے چچا صاحب میری طرف حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔ کہ اس لڑکے کو کیا ہو گیا۔ اور کیوں یہ اس میں اتنی دلچسپی لے رہا ہے۔

میں نے مولوی عبد اللہ صاحب سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرزا صاحب ملہم ہیں۔ اس کے بعد ایک دن ہماری بیٹھک ہی میں مشورہ ہوا کہ پنجابی لوگ عام طور ٹھگ ہوتے ہیں۔ اس اشتہار میں بھی ٹھگی اور دھوکہ نہ ہو۔ اس کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور کسی شخص کو قادیان بھیجنا چاہیئے۔ جو پوری پوری تحقیقات کر کے آئے اس کام کے لئے مولوی عبد اللہ صاحب کو منتخب کیا گیا اور ان کو خرچ وغیرہ دے کر روانہ کر دیا۔ مولوی عبد اللہ صاحب میرے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے قادیان مرزا صاحب کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جائیں۔ ہم تو دوسروں کے بس میں ہیں۔ ورنہ آپکے ساتھ ضرور چلتے۔ غرض مولوی عبد اللہ صاحب سنوری وہاں سے روانہ ہو کر قادیان آئے۔ اور پانچ سات دن رہ کر واپس ہوئے

جب وہ سنور آئے تو اسوقت میرے چچا سرہند میں تھے کیونکہ ان کا تبادلہ ہو گیا تھا۔ اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا جب وہ سرہند آئے تو میں نے پوچھا۔ سناؤ۔ کیسی گذری؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں یہاں سے روانہ ہو کر بٹالہ اترا۔ اور وہاں مولوی محمد حسین کے گھر ٹھیرا۔ اس نے کہا کہ کہاں سے آیا ہے۔ میں نے کہا کہ سنور سے آیا ہوں اور یہ مقصد ہے۔ تو مولوی محمد حسین نے کہا پھر قادیان میں مرزے کے پاس جا۔ قادیان یہاں سے آٹھ کوس ہے میں قادیان آیا۔ اور حضرت مرزا صاحب سے ملا۔ حضرت مرزا صاحب واقعی کچھ آدمی ہیں میں نے کہا کہ اچھا اگر ہمارے نصیب میں ہوگا۔ تو ہم کو بھی اللہ تعالیٰ دکھلا دے گا۔

اس کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب اور ہاشم علی صاحب چونکہ آزاد تھے۔ اسلئے آتے جاتے رہے۔ اور میں دوسرے کے قبضہ میں ہونیکی وجہ سے نہ آسکا۔ اسطرح ایک لمبا عرصہ گذر گیا۔ میرے چچا کی دوسرے ضلع میں تبدیلی ہو گئی۔ اور پھر میں بھی کسی جگہ نوکر ہو گیا۔ جب ہم نوکر ہونے کی حالت میں کبھی چھٹی پہ گھر آتے۔ تو سنا کرتے۔ کہ مرزا قادیان والا کوئی ولی ہے۔ وہ انبالہ چھاؤنی آتا ہے۔ تو جب کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ تو آدمی اندر سے آکر کہتا ہے حضور کھانا تیار ہے۔ اور پھر جتنے دو چار دس بیس جتنے آدمی اسوقت موجود ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب اندر لے جاتے ہیں۔ سب کھانا کھاتے ہیں۔ اور پھر بھی کھانا بچ رہتا ہے۔ وہ تو ولی ہے۔

یہ باتیں سنکر ہمارا شوق تو بڑھتا رہا۔ اور دیکھنے کو بہت دل چاہتا تھا۔ آخر سب نے یہ مشورہ کیا کہ حضرت صاحب کو سنور بلائیں۔ تین اشخاص کو منتخب کیا۔ جن میں سے ایک غلام قادر صاحب تھے۔ چچا صاحب نے ان کو دعوت کا کارڈ لکھ کر دیا۔ اور یہ لوگ انبالہ چھاؤنی آئے اور چچا صاحب کا وہ خط حضرت اقدس کے حضور پیش کیا حضور نے منظور فرمالیا۔ اور فرمایا جب ہم قادیان جائینگے تو آپ کے ہاں کھانا کھا کر جائینگے۔

تحصیل میں ایک مدرسہ تھا۔ اور نہایت صاف اور عمدہ جگہ تھی۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ حضور کو یہاں ہی اتاریں۔ اسلئے وہ مدرسہ ایک دو روز کے لئے خالی کرالیا گیا اس کو خوب صاف کرایا۔ اور ضروری سامان اس میں مہیا کر دیا گیا۔ اس زمانے میں وہاں کا دستور تھا کہ اگر رعایا درخواست کر کے کوئی سرکاری چیز مانگتی۔ تو اس کو مل جاتی تھی۔ ہم نے بھی درخواست کی اور ایک بگھی لے لی تاکہ حضرت صاحب کو پٹیالہ سے اس میں بٹھا کر لائیں کیونکہ ان دنوں بٹھنڈہ کی طرف ابھی لائن نہیں نکلی تھی صرف پٹیالہ تک گاڑی جاتی تھی۔ جس روز حضور نے تشریف لانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس روز ہم وہاں (اسٹیشن پٹیالہ) پہنچ گئے۔ پٹیالہ کے تقریباً تمام اہلکار اور وزیر اسٹیشن پر حضور علیہ السلام کے استقبال کو آئے ہوئے تھے۔ صرف دو اہلکار جن میں سے ایک ہندو اور ایک مسلمان تھا نہیں آئے۔

حضور علیہ السلام کا استقبال

جس وقت حضور علیہ السلام گاڑی سے اترے۔ تو وزیر صاحب نے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا۔ ہم لوگوں نے بھی حضور کو دیکھا۔ مگر ہم کو مصافحہ کا موقع نہ ملا وزیر صاحب آپ کو اپنی بگھی میں بٹھا کر اپنے باغ میں لے گئے۔ ان کا باغ شہر کے بہادر گڑھ کی طرف تھا۔ اس باغ میں ایک کوٹھی تھی۔ وزیر صاحب نے حضور کو اپنی کوٹھی میں لے جاکر اتارا۔ تھوڑی دیر کے بعد تمام لوگ ہٹ گئے اور وزیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باتیں کرتے رہے۔ اتنے میں چائے کا وقت آگیا۔ وزیر صاحب نے عرض کیا کہ حضرت چائے تیار ہے، غرض چائے آگئی اور پی گئی۔ چائے پینے کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھائی لوگو! محمد حسن وزیر تمہاری ریاست کا شیعہ نہیں ہے۔ بلکہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ اسکے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں۔ آپ سب بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے۔

دعا کے بعد حضور چلنے کے لئے تیار ہوئے ہم نے آپ کو اپنی بگھی میں جو ہم ساتھ لائے تھے بٹھا لیا۔ اسطرح حضور سنور میں وارد ہوئے۔ سنور میں جو مکان حضور کے لئے مخصوص کیا گیا تھا اس میں حضور کو اتارا گیا۔ کھانا تیار ہوا۔ تو حضور نے ان سب احباب سمیت جو وہاں موجود تھے تناول فرمایا۔ اور کھانے کے بعد آرام فرمانے لگے۔ تھوڑی دیر میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ تو آپنے فرمایا کہ یہاں کوئی نزدیک مسجد بھی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہے۔ حضور پھر اس مسجد میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر قصر یعنی صرف دو دو رکعت ادا فرمائیں۔ اور نماز کے بعد حضور ہم سب سے رخصت ہو کر پٹیالہ تشریف اور پٹیالہ سے قادیان تشریف لے گئے

اس کے کچھ عرصہ کے بعد جو مجھے یقینی طور پر یاد نہیں کہ کتنا عرصہ ہوا تھا۔ میں نے ایک خط حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حضور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں آپ نے جواب دیا کہ

بیعت کا ہمیں حکم نہیں ہے کسی سے کرو

جب یہ کارڈ حضور کا ہمیں ملا تو ہم نے کہا کہ ابھی ہم نے ایک ہی آدمی دیکھا تھا جو کہ ولی تھا۔ ہم نے اس کی بیعت کرنی چاہی۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ اب ہم کس کی بیعت کریں؟

پھر میرے گھر سے اتفاقاً بیمار ہو گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ آپنے کمال ہمدردی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ

میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

کچھ عرصہ کے بعد جبکہ میں اور ہاشم علی صاحب اور ابراہیم تحصیل سنام میں ایک گاؤں کی پیمائش کرتے تھے

آنے والا ہے اور بیعت کا اشتہار ہاشم علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ میں نے کہا میں تو تیار ہوں۔ ہاشم علی صاحب نے کہا کہ میں بھٹنڈہ ہو کر جاؤں گا۔ اور میں سنور آ گیا۔ سنور کے لوگ پہلے ہی تیار بیٹھے تھے۔ صرف میرا انتظار تھا۔ میرے آتے ہی ہم سب روانہ ہو گئے اور لدھیانہ پہونچے۔ رات ہم نے نواب صاحب کی سرائے میں بسر کی۔ اور صبح کو حضرت اقدس کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ ہم لوگوں سے پوچھتے تھے کہ یہاں کوئی پنجابی ولی آیا ہے۔ مگر کوئی ہمیں ٹھیک پتہ نہ دیتا تھا۔ آخر بڑی مشکل سے پتہ چلا کہ منشی احمد جان صاحب کے گھر میں ایک پنجابی آیا ہوا ہے۔ ہم پوچھتے پوچھتے وہاں پہنچے۔ اور اطلاع کرائی۔ اندر سے حکم ہوا بیٹھ جاؤ۔ اسپر ہم سب حویلی کے سامنے باہر کی طرف بیٹھ گئے۔ حویلی کے سامنے کچا مکان تھا۔ حضور اس میں تشریف لائے۔ اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور بیعت ہونے لگی۔ بیعت کا طریق یہ تھا کہ ایک آدمی اندر جاتا تھا اور بیعت کرتا تھا۔ اور ایک آدمی دروازے پر کھڑا انتظار کرتا تھا دروازے پر حامد علی صاحب کھڑے تھے جو کہ آواز دیتے تھے ہم خربوزے ہوتے۔ میرا نمبر بھی آ گیا۔ میں بھی اندر گیا۔ اور میں نے سلام کیا اور حضور علیہ السلام نے فرمایا "کیا نام" میں نے عرض کیا حضور رحیم بخش فرمایا۔ "سنوری" میں نے کہا حضور۔ پھر میں نے بیعت کی اور باہر آ گیا۔ حضور کے پاس ایک کاپی تھی جسپر حضور اپنی قلم سے بیعت کرنے والوں کے نام نمبروار درج فرماتے تھے میں نے اپنا نمبر دیکھا تو میرا نمبر ستائیسواں تھا۔ بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا۔ تو حضور نے فرمایا اس مکان میں کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا۔ غرض دستر خوان بچھ گیا۔ اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے وقت اب اتفاق ہوا کہ میں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر بیٹھا۔ حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے۔ اور میں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گاہے حضور بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔ نماز میں بھی ایسا ہی اتفاق پیش آیا۔ کہ میں حضور کے ایک پہلو میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اسوقت امام کون تھا۔

لدھیانہ میں میری سسرال تھی۔ میں نے چاہا کہ ان سے بھی مل آؤں۔ چنانچہ میں نے اس کا ذکر ہاشم علی صاحب سے کیا۔ انھوں نے مشورہ دیا کہ حضور سے رقعہ لکھ کر اجازت حاصل کر لو۔ پھر چلینگے۔ چنانچہ حضور کی خدمت میں رقعہ بھیجا گیا۔ آپنے جواباً فرمایا "جس صاحب نے جانا ہے تشریف لے جائیں۔ اسپر میں اور ہاشم علی صاحب دونوں سسرال کی طرف تشریف لے گئے۔ رات وہاں قیام کیا۔ اور صبح کو بغیر اپنے ساتھیوں کو اطلاع کیے ہم دونوں سنور آ گئے۔ اور سنور سے اپنی اپنی ملازمت پر چلے گئے۔ وہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خط وکتابت جاری رہی مگر ایک لمبے عرصہ تک میں قادیان حاضر نہ ہو سکا۔

قادیان میں پہلی مرتبہ آنا

کچھ عرصہ کے بعد میں مہاراجہ کی اردلی میں ملازم ہو گیا ایک دفعہ مہاراجہ صاحب لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے مہاراجہ صاحب نے اجمیر کے میچ میں شامل ہونا تھا فہرست مہاراجہ کے سامنے پیش ہوئی کہ فلاں فلاں آدمی ساتھ جائیں گے۔ ان میں میرا نام نہیں تھا۔ مجھے مہاراجہ صاحب نے بلا کر فرمایا کہ تم نے میچ پر اجمیر جانا ہے بہت کھڑے آدمی ساتھ ہوں گے۔ ان میں تمہارا نام نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں قادیان ہو آؤں انھوں نے کہا کہ ہاں چلے جاؤ۔ پھر اکونٹنٹ کو بلا کر مجھے خرچ دلوایا۔ اور یہ تاکید کی کہ تم ہماری اسپیشل کا انتظار نہ کرنا کہ امرتسر تک کرایہ بچ جائے گا۔ معلوم نہیں ہم کسوقت جائیں۔ اسلیئے تمہاری گاڑی تیار ہے۔ اسیوقت روانہ ہو جاؤ۔ مگر ایک ہفتہ سے زیادہ نہ لگانا۔ غرض میں وہاں سے روانہ ہو کر قادیان پہنچا۔ وہ جمعہ کا روز تھا۔ میں جب قادیان آیا تو اسوقت جمعہ ہو چکا تھا۔ اور عصر کا وقت قریب تھا۔ یہاں آ کر میں میاں محمد اکبر خان صاحب سے ملا۔ جو ان دنوں حضور علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر ملازم تھے۔ اکبر خان صاحب نے کہا کہ اب عصر کے وقت ملاقات ہوگی۔ غرض میں ان کی ہدایت کے مطابق وضو کر کے مسجد مبارک میں اس کھڑکی کے پاس جا بیٹھا۔ جس میں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ جب حضور تشریف لائے۔ تو میں نے کھڑے ہو کر حضور کو سلام کیا۔ آپنے فرمایا

میاں رحیم بخش بہت عرصہ گذر گیا ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ جلد جلد آنا چاہیئے

میں یہاں ایک ہفتہ رہ کر واپس چلا گیا۔ حضور دونوں وقت سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ کبھی بھینی کی طرف کبھی بورڈنگ کی طرف۔ میں اجازت لے کر لاہور چلا گیا۔ اور پھر گاہے گاہے جب بھی موقعہ ملتا ایک دو روز کے لئے آتا۔ اور چلا جاتا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

میں اب تقریباً چودہ پندرہ برس سے قادیان میں ہجرت کر کے آ گیا ہوں۔ پہلے میں نے یہاں دکان کھولی تھی مگر اب پانچ چھ برس سے حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈیوڑھی پر ملازم ہوں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام خط وکتابت ...... بڑی حفاظت سے ایک قرآن کریم میں رکھی تھی۔ کوئی مسجد سے وہ قرآن کریم ہی اٹھا کر لے گیا۔ جس کا مجھے سخت افسوس ہے

وصیت نمبر ۳۷۰۴

مسماۃ مشیت خاتون زوجہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قوم شیخ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا اس کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ حصہ وصیت کُل سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی قیمتی دو صد روپیہ مہر تعدادی پانصد روپے بذمہ شوہر اس تمام جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

العبد:۔ بقلم خود مشیت خاتون ۲۷ راگست ۱۹۳۳ء

گواہ شد:۔ غلام احمد مجاہد مولوی فاضل خاوند موصیہ بقلم خود ۲۷ راگست ۱۹۳۳ء

گواہ شد:۔ عبد الحق ولد غلام احمد صاحب بقلم خود ۲۷ راگست ۱۹۳۳ء

بچوں کے جلسے میں

علاقہ مجسٹریٹ کے حکم سے زبردستی پولیس داخل ہوگئی

قادیان کے ایک محلے کے ستائیس بچوں کی ایک انجمن حزب اللہ کے نام سے بنی ہوئی ہے۔ اس نے اپنا ایک جلسہ ایک مکان کے اندر تبلیغی ٹریننگ کیلیئے کیا۔ جلسے میں داخل ہونے کے لیے انھوں نے اپنے ممبروں اور بعض مدعوین کو ٹکٹ جاری کئے لیکن منتظمین جلسہ کی حیرانی کی کچھ حد نہ رہی۔ جبکہ بچوں کے اس جلسے میں پولیس پہونچ گئی انھوں نے پولیس کو مکان کے اندر داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ اسپر پولیس علاقہ مجسٹریٹ صاحب چوہدری حسین علی صاحب سے ایک حکمنامہ لکھا کر لائی۔ جس کی رو سے ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ مکان کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ جسپر ان کو داخل کر لیا گیا مقامی پولیس کے آدمیوں کے علاوہ ذیلدار اور چار نمبردار بھی بچوں کے اس جلسے کی کارروائی سننے کے لئے موجود تھے

جلسے میں بچوں نے عربی زبان کی مشق کے لیے تقریریں عربی میں کیں۔ افسوس ہے کہ پولیس بغیر کارروائی نوٹ کرنے کے واپس آگئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ بچوں کے اس جلسے میں پولیس اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ایک درجن کے قریب تھی۔ اور یہ سب کچھ اس انتظام کے علاوہ تھا۔ جو فوری ضرورت پر استعمال کرنے کے لئے مہیا رکھا گیا تھا۔

احمدیت کا پیغام

فخر قوم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا لیکچر

مولوی عبد الوہاب صاحب عمر سکرٹری احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ جناب چوہدری صاحب کا مہتم بالشان لیکچر جو "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر لاہور میں ہوا انگریزی میں چھپ رہا ہے تبلیغ کے لئے لاجواب رسالہ ہے چھ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ پر منگوائیں۔ لیکچر اردو میں بھی شائع کیا جائے گا۔

عبد المجید کارکن احمدیہ ہوسٹل لاہور

حضرت امیر المومنین کے سفر گورداسپور کے تفصیلی حالات

سپیشل ٹرین کی روانگی - ہزارہا مشتاقان دید کا اجتماع

احمدیوں کا پُر امن جلوس - پولیس کا انتظام - مخالفوں کی افسوسناک حالت

عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے نام بھی بطور گواہ صفائی سمن تقسیم کیا گیا تھا۔ جو حضور کے بلند مقام کو دیکھتے ہوئے۔ خود ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مقیم قادیان نے بمع انچارج صاحب چوکی قادیان تقسیم کیا۔

حضور کی روانگی کی خبر معلوم ہونے پر قادیان اور نواح کے احمدیوں میں اس امر کا شدید جوش موجزن تھا کہ وہ اپنے امام کے ساتھ جائیں۔ اور انھیں اندیشہ تھا کہ منتظمین ان کو روک نہ دیں۔ اسلئے لوگ بار بار پوچھتے تھے کہ کیا ہمکو جانے دیا جائے گا۔ یا نہیں۔ لوگوں نے اس جوش کا احساس کرتے ہوئے ذمہ وار افسروں نے احباب جماعت کو روکنا پسند نہیں کیا۔ جانے والوں کی کثرت دیکھ کر نیشنل لیگ نے ۸۰۰ آدمیوں کے لئے سپیشل ٹرین ریزرو کرانے کا انتظام کیا۔

۲۳ کی صبح

۲۳ کی صبح قادیان میں ایک غیر معمولی صبح تھی۔ چونکہ حضرت اقدس نے موٹر کار کے ذریعہ جانا تھا۔ اس لئے نوجوانوں کی ایک بڑی جماعت نے حضور کی کار کی حفاظت کے لئے سائیکلوں پر جانے کی خواہش کی جو منظور کرلی گئی۔

سائیکل سوار

سائیکلسٹوں کی پندرہ پارٹیاں ترتیب دی گئیں جو حضور کی کار کے ساتھ تھیں۔ ڈیڑھ سو کے قریب یہ نوجوان تھے۔ صبح ۸ بجے حضور کی کار شاندار طریق سے روانہ ہوئی۔ بائیسکل سوار آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں حضور کی کار کو گھیرے ہوئے تھے۔

قادیان اسٹیشن کا منظر

سپیشل ٹرین ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہونیوالی تھی ہزارہا کی تعداد میں احمدی اسوقت اسٹیشن کے اندر باہر کھڑے تھے۔ ہر شخص کے چہرے پر اس امر کی خوشی اور مسرت جھلک رہی تھی کہ اس کو اپنے آقا کی معیت کا شرف حاصل ہوگا۔

ٹکٹوں کی تقسیم

چونکہ نیشنل لیگ نے بحیثیت مجموعی گاڑی کا کرایہ ادا کردیا تھا۔ اسکی طرف سے ایک خاص ٹکٹ جاری کردیئے تھے جن پر نظارت امور عامہ کی مہر تھی۔ اور نمبر لکھ دیئے گئے تھے۔ تاکہ ریلوے والوں کو مسافروں کی گنتی میں کسی قسم کی دقت نہ ہوسکے۔

گاڑی ٹھیک سات بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوئی۔ گاڑی میں اسقدر بھیڑ تھی بہت سے لوگ گورداسپور تک کھڑے کھڑے اور بہت سے اوپر تختوں پر بیٹھ کر گئے گاڑیاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

روانگی کیوقت ہر ایک کمرے میں لوگوں نے رقت سے دعائیں کیں۔ الغرض دعاؤں کے ساتھ گاڑی روانہ ہوئی قادیان سے چلکر بٹالہ اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی پولیس نے ریلوے لائن پر گاڑی کی حفاظت کے لیے باوردی سپاہی کھڑے کئے ہوئے تھے۔ اسٹیشن پر سب انسپکٹر پولیس کے علاوہ رائیصاحب پنڈت جواہر لال صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خود باوردی موجود تھے۔ بٹالہ میں گاڑی کے انجن کا رُخ تبدیل کیا گیا۔ اور گاڑی گورداسپور روانہ ہوئی جہاں گاڑی ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر پہنچ گئی۔

جلوس

جماعت کا یہ بے پناہ ہجوم نہایت پُر امن طریق سے جلوس کی شکل میں نکلا۔ پہلے اس سڑک کی طرف گیا جہاں جہاں سے حضرت اقدس نے تشریف لانا تھا۔ جلوس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے پُرانے صحابی اور بوڑھے بڑے بوڑھے تھے۔ اور بعض نابینا لوگ بھی موجود تھے۔ ان کے اخلاص کی اس حالت کو دیکھ کر میرے دل میں اکیقسم کی رقت پیدا ہوتی تھی۔ اس جلوس کو دیکھکر سینکڑوں لوگ اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھ رہے تھے۔ جلوس مختلف سڑکوں سے گزر کر اس جگہ پہنچا۔ جہاں سے حضرت کی موٹر گذرنے والی تھی۔ مگر اس سے پہلے کہ موٹر دو چار منٹ پہلے گذر گئی۔ آخرش یہ جلوس چودھری شیخ محمد نصیب صاحب کی کوٹھی پر پہنچا۔ جہاں حضرت اقدس قیام فرما تھے

ناظر صاحب ضیافت کا کیمپ

ناظر صاحب ضیافت جناب میر محمد اسحاق صاحب دو دن پہلے سے بمع اپنے ایک خاص سٹاف کے یہاں موجود تھے۔ ان کے انتظام نے گورداسپور میں سالانہ جلسہ کی جھلک دکھا دی۔

میر صاحب خاص قابلیتوں اور خوبیوں کے آدمی ہیں انتظامی معاملات کو وہ اس حسن و خوبی سے سرانجام دیتے ہیں کہ دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ کام بالکل ہلکا اور آسان ہے۔

میر صاحب نے ان تمام مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ایسے موقعوں پر یا ایسی ہنگامی حالتوں میں پیش آجایا کرتی ہیں۔ سارا سامان لنگر خانہ قادیان سے گورداسپور بھجوا دیا تھا۔ اسی دیگیں۔ اور سینکڑوں بالٹیاں۔ لوٹے۔ آبخورے۔ چٹائیاں۔ تھالیاں پیالے۔ رکابیاں۔ لمپیں۔ پانی کے حمام۔ الغرض ہر قسم کا سامان بافراط مہیا کردیا گیا تھا۔

کوٹھی کے وسیع میدان میں دریاں اور چٹائیاں بچھا کر اسپر دسترخوان بچھا دیئے گئے تھے۔ کوٹھی کے سامنے کی طرف ایک چاندنی کا چھپر لگا دیا گیا تھا اور کئی ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے چاندنیاں تان دی گئی تھیں۔

کوٹھی کے گرد نوجوان لڑکوں کا پہرہ اسلئے لگا دیا گیا تھا تاکہ کوئی سامان وغیرہ چرا نہ سکے۔ جو بافراط ہر جگہ پھیلا پڑا تھا۔

احباب کے نو بجنے سے پہلے کھانا تیار کرلیا ہوا چکا تھا کھانے میں صرف پلاؤ پکوایا گیا تھا۔ جو ہر طرح سے عمدہ اور مرغوب الطبع تھا۔

میر صاحب کے سٹاف میں مولوی عبد الرحمان صاحب مولوی فاضل۔ مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل اور مفتی فضل الرحمن صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں والنٹیر اور معاونین نہایت اخلاص سے کھانا کھلاتے تھے اور سب مہمانوں سے شریفانہ برتاؤ کرتے تھے۔ اس سارے سٹاف کی نگرانی میر صاحب خود کررہے تھے۔

مہمانوں کی آمد

اس تقریب پر بہت دور دور سے مہمان آئے تھے بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ شیخوپورہ گجرات۔ فیروزپور گوجرانوالہ۔ ملتان کے سوا کشمیر اور سرحد تک کے لوگ موجود تھے

فخر قوم چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب ممبر کونسل۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ خان صاحب۔ چودھری عبد اللہ خان صاحب۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب۔ چودھری سعکہ اللہ خان صاحب۔ سید انعام اللہ شاہ صاحب مالک و ایڈیٹر دور جدید۔ سید دلاور شاہ صاحب سابق ایڈیٹر مسلم آوٹ لک۔ خان عبداللہ خان صاحب آف

مالیر کوٹلہ۔ لفٹنٹ سردار نذر حسین صاحب۔ مستری حاجی موسیٰ صاحب نیلہ گنبد۔ شیخ محمد حسین صاحب ملتان۔ خان بہادر غلام محمد خان صاحب آف گلگت۔ خواجہ محمد خان صاحب آف سری نگر۔ مسٹر غلام محمد صاحب اختر آف لاہور وغیرہ وغیرہ قابل ذکر احباب موجود تھے

قادیان سے تو سات آٹھ سو احباب گئے۔ جن میں چند احباب کا ذکر خاص طور پر کر دینا مناسب ہو گا۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ مرزا گل محمد صاحب۔ خان صاحب فرزند علی خان صاحب ناظر امور عامہ۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت جناب شیخ یوسف علی صاحب اسسٹنٹ ناظر امور عامہ۔ مولانا شمس صاحب اسسٹنٹ ناظر تبلیغ۔ مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال خان صاحب برکت علی خان صاحب۔ میرزا عبد الغنی صاحب گورنمنٹ پنشنر کنیا کالونی۔ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ مولانا شیر علی صاحب بی اے ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو۔ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق۔ جناب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل۔ شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم۔ مولانا نیر صاحب۔ مولانا محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر۔ چودھری غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب میڈیکل افسر قادیان۔ پریذیڈنٹ صاحب نیشنل لیگ قادیان۔ مولوی غلام مجتبیٰ صاحب پریذیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان۔ مولوی فضل الدین۔ ملک عبد الرحمان صاحب خادم۔ مولانا اجمیری صاحب۔ صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی۔ مولوی فخر الدین صاحب ملتانی مہاشہ فضل حسین صاحب وغیرہ وغیرہ آٹھ سو احباب موجود تھے

گورداسپور میں پولیس کا انتظام

گورداسپور میں اس موقع کے لئے حکومت نے لاہور اور امرتسر سے بہت سی ایڈیشنل پولیس منگوائی ہوئی تھی۔ جس نے کچہری کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ اور کچہری کے ایک خاص حصے پر جس طرف حضرت اقدس کی موٹر نے کھڑا ہونا تھا۔ کسی شخص کو جانے نہیں دیتی تھی

احمدیہ پبلک کو یہ سنکر سخت مایوسی ہوئی کہ پولیس نے لوگوں کو کچہری کے کمپونڈ میں جمع ہونے سے روک دیا ہے باوجود اسکے ہزارہا انسان اسٹیشن سے کچہری آنے والی سڑک پر کھڑے تھے۔

میرے دل پر ایک رقت آمیز حالت طاری ہوئی جبکہ میں نے اس زمرے میں بعض نابینا اور سخت کمزور بچوں کو دیکھا۔ جو فرط محبت سے چلے آتے تھے۔ اور اپنے آقا کے انتظار میں کھڑے تھے۔

حضرت اقدس ٹھیک وقت مقررہ پر کچہری کے کمپونڈ میں پہونچ گئے تھے۔ جب ان کی موٹر جا کر رک گئی تو اس وقت پولیس نے فوراً اسطرف کے راستے روک دیئے پولیس کے جتنے سپاہی کچہری کے احاطہ میں پھر رہے تھے [illegible] کسی جگہ کوئی اجتماع ہو جاتا تو اُسے روک دیتے اور منتشر کر دیتے تھے۔

سی آئی ڈی کا انتظام

سی آئی ڈی کے آدمی بھی نمایاں طور پر نظر آتے تھے، خصوصاً آغا رشید صاحب سب انسپکٹر سی آئی ڈی بہت واضح طور پر چکر کاٹ رہے تھے۔

احراری

احرار کے متعلق معلوم ہوا کہ ۲۲ مارچ کو بروز جمعہ مولوی عطاء اللہ بخاری نے خطبہ جمعہ گورداسپور میں پڑھا۔ اور کہا کہ اگر میں زندہ بچ کر آ گیا تو میں تم کو تمہارے مکانوں میں آ کر ملوں گا۔ تمہارے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مدرسے بناؤں گا۔ اور یہ کروں گا اور وہ کرونگا۔

احراریوں کی طرف سے کئی ایک مولانے آئے ہوئے تھے۔ جن میں مولوی حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی اور مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم بھی تھے

مولوی کرم الدین نے اس مقدمہ میں آ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک اور مماثلت پوری کر دی۔ اور وہ یہ کہ جسطرح کرم الدین کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عزت سے نوازا۔ اور ہزاروں آدمیوں کے سامنے کرم الدین کو ذلیل کیا۔ حالانکہ وہ آپ کی ذلت دیکھنے کا متمنی تھا اسیطرح خدا تعالیٰ ان لوگوں کو بتا دیا کہ وہ سلسلہ اب کسطرح بڑھا اور کھلا پھولا ہے۔ اور کسطرح آج اس دن کی نسبت آج بیسیوں گنا زیادہ لوگ جمع ہیں۔ جس طرح کرم الدین نے آ کر ہم پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اور عطاء اللہ ایک ہی ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح ایک ہی ہیں۔ احمدیوں کو جب معلوم ہوا تو وہ جوق در جوق اس شخص کو دیکھنے جاتے تھے۔ جس کے سبب خدا کے برگزیدہ مسیح کی صداقت کے بیسیوں نشان ظاہر ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کے دشمنوں کی صف اول میں لڑا اور ناکام و نامراد رہا۔

مولانا انور جہ بوتالوی نے اس کی تصویر کھینچ لی۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے باعث عبرت ہو۔

احراری کہلانے والوں میں ایک طبقہ ایسے لفنگوں کا تھا جو کوشش کرتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح احمدیوں کے گلے پڑے مگر پولیس نے ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

ہندو اور سکھ معززین

ہندوؤں اور سکھ معززین کی ایک بڑی جماعت حضرت امیر المومنین کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھی اور وہ پوری بے قراری سے کئی گھنٹے انتظار میں کھڑی رہی مولوی ابو الفضل محمود جو ایک جواں ہمت نوجوان ہیں وہ پیسے پیسے میں دو چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ فروخت کر رہے تھے۔ جن کی بڑی تعداد ہندوؤں اور سکھوں نے لی اور ایک حصہ بعض مسلمانوں نے بھی لیا۔

مولوی ابو الفضل صاحب میں یہ خوبی ہے کہ وہ سلسلہ کا لٹریچر فروخت کرنے میں بہت دلیر ہیں۔ اور اسے ہر ایک دشمن تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین عدالت کے کمرے میں

حضرت امیر المومنین جب عدالت کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیوان سکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ نے حضور کا پورا احترام کیا۔ اور حضور کو کرسی پیش کی۔ حضور کے ساتھ حسب ذیل حضرات کو اندر جانے کا شرف حاصل ہوا جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب ممبر کونسل شیخ بشیر احمد صاحب۔ مرزا عبد الحق صاحب بی اے وکیل۔ چودھری نصیر الحق صاحب بی۔ اے وکیل ایڈیٹر صاحب الفضل۔ ملک عبد الرحمان صاحب خادم مولانا اجمیری صاحب۔

حضور عدالت سے باہر

حضور کا عدالت سے نکلنا تھا کہ ہزاروں انسانوں کا جم غفیر جو عدالت کے سامنے جمع تھا پروانہ وار اپنے آقا و مرشد کی موٹر کے گرد جمع ہو گیا۔ اور وہ دیوانہ وار حضور کی موٹر کے ساتھ دوڑنے لگا۔

عدالت سے لے کر شیخ محمد نصیب کی کوٹھی تک تقریباً پون میل کا فاصلہ ہو گا۔ وہ تمام خدام سے بھرا ہوا تھا۔ ان لوگوں کی اپنے امام کو دیکھ کر یہ حالت ہو رہی تھی کہ وہ بے اختیار مسرت اور خوشی سے بھر جاتے تھے۔ ان کے چہروں پر سینکڑوں عیدوں کی خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ ہر شخص بڑھ بڑھ کر السلام علیکم کا ہدیہ پیش کر رہا تھا۔

حضور اپنے خدام کو دیکھ کر مسرت کا اظہار فرماتے اور بار بار وعلیکم السلام فرماتے۔

کھانا اور نماز

کیمپ میں داخل ہو کر حضور نے کھانا تناول فرمایا۔ اور پھر نماز با جماعت ادا فرمائی۔ کوٹھی کا وسیع پنڈال نمازیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور سب کے سب لوگ اپنے آقا کے ساتھ اپنے مالک حقیقی کے حضور سربسجود ہو گئے۔ نماز کے بعد پھر حضور عدالت کو تشریف لے گئے۔

جلسہ

کیمپ میں ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے حاضرین کے وقت کو مفید کام میں لگانے اور تبلیغی اغراض کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں متعدد نظموں کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک عالمانہ تقریر کی جس میں ہزارہا کی حاضری تھی۔ اور سامعین نے مولانا کی تقریر کو بہت توجہ سے سُنا۔ اور فائدہ حاصل کیا

پانی کا بائیکاٹ

احرار گورداسپور کی وسعت اخلاق کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ انھوں نے گورداسپور کے سقوں کو پانی بہم پہنچانے سے روک دیا۔ اور وہ ایسے وقت میں پانی سے انکار کر کے چلے گئے۔ جبکہ بہتیرے لوگ ابھی کھانا کھا رہے تھے اور ہزارہا بندگان خدا نے ابھی وضو کرنا تھا۔

مگر منتظمین کی جواں ہمتی قابل داد ہے۔ کہ انھوں نے بیسیوں والنٹیر لگا کر پولیس لائن کے کنوئیں سے پانی بھر لیا

حضور کی دوبارہ عدالت سے واپسی

حضور نے دوبارہ پانچ بجے عدالت سے واپس آنا تھا۔ پانچ بجے سے پیشتر ہی احباب جوق در جوق عدالت کی طرف جانے لگ گئے۔ اور پہلے کی طرح حضور کی موٹر کے ساتھ ہزارہا مشتاق دوڑتے ہوئے کیمپ تک آئے۔ حضور نے کیمپ میں

داخل ہوکر اپنے خدام میں حسب ذیل تقریر فرمائی

تقریر

پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مومنوں کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ ہم دنیا پر غالب آئینگے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی کے ماننے والوں پر زلزلے آئیں گے۔ اگر کہا جاتا کہ نبی کے ماننے والوں کے لئے پھولوں کی سیج بچھائی جائے گی۔ تب تو کہا جاسکتا تھا۔ کہ ہمیں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ انبیاء کی جماعتوں کو کانٹوں پر گزارتا ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہم پر بھی مشکلات آئیں گی مصائب آئیں گے۔ مگر آخر کامیابی ہمارے لئے ہے آپ لوگ عبادتیں کریں۔ دعائیں مانگیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کریں۔

آخر میں اس موقعہ پر آنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کا بھی جو آج آئے۔ ان کا بھی جو پھر آئینگے۔ میں تمام سفر میں دعا کرتا آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں پر جو آج آئے اپنے خاص فضل نازل فرمائے اور ان پر بھی فضل نازل کرے جو پرسوں آئینگے۔"

اسپیشل ٹرین کی واپسی

۶ بجے کے بعد اسپیشل ٹرین قادیان کو روانہ ہوئی اور حضور بذریعہ موٹر قادیان تشریف لائے۔ جس سڑک سے موٹر گذری وہاں جاتے اور آتے ہوئے پولیس کا انتظام تھا۔

حضرت امیر المومنین کا دوسرا سفر

مقدمہ کی دوسری تاریخ ۲۵ مارچ تھی۔ دشمنان سلسلہ کا خیال تھا کہ پہلے دن تو احمدی سپشل ٹرین لے کر آگئے ہیں اب کہاں آئیں گے۔ اور حضرت امیر المومنین کو شاید اس دفعہ تنہا آنا پڑے گا۔ مگر جماعت میں اسقدر جوش تھا کہ لوگ یہ کہتے تھے کہ اگر ایک ماہ تک بھی ہمیں اسیطرح آنا پڑے گا۔ تو ہمارے اخلاص و محبت میں کمی نہیں آئے گی۔ جماعت کے اس اخلاص کو دیکھ کر اور پُر زور مطالبہ کو سن کر نیشنل لیگ کو ریلوے کو پھر تار دینی پڑی کہ گاڑی بھیجی جائے۔

چونکہ گاڑی کے متعلق مشہور تھا کہ وہ ساڑھے چھ بجے روانہ ہوگی۔ اسلئے جماعت کے افراد اور قریب قریب جماعتوں کے سینکڑوں آدمی علی الصباح اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے

اسٹیشن کا نظارہ

اسٹیشن کا نظارہ بڑا دلفریب تھا۔ سینکڑوں آدمیوں کا اجتماع اسٹیشن پر...... سالانہ جلسہ کی شان کا منظر پیدا کر رہا تھا۔ الفضل فروخت کرنے والے لڑکوں کی آوازیں سا تھیں قادیان سے کانوں کو بھلی معلوم ہوتی تھیں یہ وہ بستی تھی۔ جہاں کسی زمانہ میں معمولی خورد و نوش کی اشیاء تک میسر نہ آتی تھیں۔ آج یہ حالت ہے کہ قادیان ہفتہ وار اخباروں کے علاوہ روزانہ اخبار کی اشاعت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور دیگر شہروں کی طرح ہم سُن رہے ہیں کہ لڑکے شور مچا رہے ہیں "آج کا تازہ پرچہ الفضل"

ہماری یہ کامیابیاں دشمنوں کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہی تھیں۔ دور دور تک لوگوں کی قطاریں افواج در افواج اور جوق در جوق اسٹیشن کی طرف آرہی تھیں

روانگی کا جب وقت آیا تو عازمین گورداسپور نے دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور نہایت خشوع اور خضوع سے بارگاہ ایزدی میں گڑگڑانے لگے۔ دعا کے ساتھ تالیاں کو لے کر یہ گاڑی گورداسپور کو پونے آٹھ بجے روانہ ہوئی گاڑی اس قدر کھچا کھچ بھری ہوئی تھی کہ بہت سے لوگوں کو گورداسپور تک بیٹھنے کی جگہ نہ ملی۔

بٹالہ

بٹالہ میں چونکہ گاڑی نے انجن کا رُخ بدلنا تھا۔ اسلئے چند منٹ تک گاڑی کو قیام کرنا تھا۔ اسلئے سیکڑوں کی تعداد میں احباب گاڑی سے اُتر کر ٹہلنے لگے۔ جس سے تمام اسٹیشن بھر گیا۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے بہت سے غیر احمدی بھی اسٹیشن پر جمع ہو گئے تھے۔ جو پلیٹ فارم کے باہر سے دیکھ رہے تھے۔

گورداسپور

حسب معمول اسدفعہ بھی جلوس کی شکل میں یہ قافلہ گورداسپور میں داخل ہوا۔ اور کیمپ میں جاکر اور کھانا کھا کر لوگ جوق در جوق عدالت کی طرف چل دیئے۔ اور اسوقت تک وہیں کھڑے رہے جب تک امیر المومنین واپس تشریف نہیں لائے۔ حضور کی واپسی پر آج بھی مشتاقان زیارت موٹر کے ساتھ دوڑے۔ اور حضور کے دیکھنے سے سب کے چہروں پر خوشی اور مسرت کی لہریں چمکتی ہوئی نظر آتی تھیں۔

حضور نے کیمپ میں آکر کھانا تناول فرمایا۔ اور ہزار ہا آدمیوں کو ساتھ لے کر نماز پڑھی۔ حضور دو بجے پھر تشریف لے گئے۔ آج بھی حضور کے جانے کے بعد ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت حسب معمول جلسہ ہوا جس میں مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا ظہور حسین صاحب نے تقریریں کیں۔

مولانا شمس نے حضرت مسیح موعودؑ کی مسیح ناصری سے مماثلت پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ پہلے مسیح پر متوازی حکومت قائم کرنے کا الزام تھا۔ جیسے وہ الزام غلط تھا ویسے ہی یہ الزام غلط ہے مگر اس الزام نے ایک اور مماثلت کو ثابت کر دیا

حضور کی واپسی

حضور کی واپسی کیوقت تک تمام مشتاقان دید پھر عدالت سے لے کر کیمپ تک جمع ہو گئے۔ اور حضور کا پُر جوش طریق سے استقبال کر رہے تھے۔ حضور نے واپسی پر چند الفاظ میں تقریر فرمائی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے

تقریر

آپنے واپسی پر اس سائبان کے نیچے ایک مختصر تقریر فرمائی جس میں حضور نے فرمایا کہ:۔

آج شہادت تو ختم ہو چکی ہے۔ مگر پھر پرسوں کی تاریخ جرح کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ احباب کو اس تکلیف سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان کے مقابلہ میں جو انعامات اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرماتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں۔ اگر وہ انعامات انسان کے سامنے رکھدیئے جائیں۔ تو انسان یہی کہے گا کہ اے میرے رب میری تو صرف یہی خواہش ہے کہ میں۔ زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر تیری راہ میں مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر تیری راہ میں مارا جاؤں اور یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے

تقریر کے بعد آپنے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر فرمایا کہ چونکہ اب گاڑی کا وقت بہت تنگ ہو چکا ہے۔ اسلئے میں سب دوستوں کو جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور بذریعہ موٹر واپس تشریف لے گئے اور سائیکل سوار والنٹیر آگے اور پیچھے تھے اور خدام بذریعہ ریل واپس آگئے

چونکہ ۲۷ مارچ کو حضور نے سرکاری وکیل کی مکرر جرح کے لئے واپس تشریف لانا تھا۔ اسلئے احباب ۲۷ کو حضور کی معیت میں گورداسپور آنے اور حضور کے ساتھ رہنے کے لئے پر جوش جذبہ لے کر واپس آئے۔

حضرت اقدس کا تیسرا سفر

تیسری مرتبہ حضور ۲۷ مارچ کو شہادت کے لئے تشریف لے گئے اس سفر کے حالات بھی بالکل پہلے ہی دو سفروں جیسے تھے۔ مگر ان میں حسب ذیل اضافہ کیا جاتا ہے

فدایان احمدیت کی عزت افزائی

آج کے روز حضرت اقدس نے اپنے خدام کی عزت افزائی کے لئے بذریعہ ریل جانا منظور فرمایا۔ حضور بھی تھرڈ کلاس کے ڈبے میں سوار تھے اور اسطرح ان تمام احمدی مسافروں کی جو تیسرے درجے کا سفر کرتے ہیں عزت کو بڑھا دیا۔ اور اب ہماری جماعت کے کسی غریب مسافر کو افسوس نہ ہوگا کہ وہ کیوں تیسرے درجے میں سفر کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوگا کہ اسکے سید و مولیٰ اپنے فدائیوں کے ساتھ تیسرے درجے میں سفر فرما چکے ہیں۔ حضور خدام کے اس زبردست جلوس میں گورداسپور کے اسٹیشن سے کیمپ میں وارد ہوئے جہاں تھوڑی قیام فرما کر عدالت میں تشریف لے گئے۔ آج پہلے ہی وقت میں حضور فارغ ہو گئے۔

جلسہ نماز ظہر کے بعد ۲ بجے کوٹھی کے وسیع احاطہ میں زیر صدارت ناظر صاحب تبلیغ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کا پروگرام جناب مرزا عبدالحق صاحب صدر انجمن احمدیہ گورداسپور کی طرف سے چھاپ کر شائع کر دیا ہوا تھا۔ اس پروگرام کے ماتحت مولوی نذیر صاحب مولوی فاضل نے پیشگوئیوں پر اعتراضات کے اصولی جواب اور مولانا شمس نے حبیب الرحمان لدھیانوی کے ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو ایک روز قبل گورداسپور میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئے تھے۔ ۵ بجے حضرت امیر المومنین جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ایک عظیم الشان تقریر (ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکورا پر (حقائق و معارف سے پُر) فرماتے ہوئے احمدیت کی سچائی کو ایسے طریق سے پیش کیا۔ جو ہر شخص کے ذہن نشین ہوگیا۔ آج کے جلسے میں گورداسپور کے ہندو سکھ۔ عیسائی معززین کثرت سے شریک ہوئے۔ ۶ بجے حضور نے تقریر ختم فرمائی اور دعا پر جلسہ ختم ہوا

بیعت کرنے والے ان تین ایام میں ۹۰ اشخاص داخل سلسلہ حقہ ہوئے اللھم زد فزد (آمین)

ریلوے میں نظارت امور عامہ کے ٹکٹ چیکر

نظارت امور عامہ نے تین روز تک اپنی طرف سے ٹکٹ جاری کئے۔ جن پر نمبر دیئے تھے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کسقدر آدمی سفر کر رہے ہیں۔ اور اس امر کے معلوم کرنے کے لئے کوئی بغیر ٹکٹ سفر نہ کرے خاص طور پر ٹکٹ چیک کرنے کے لئے آدمی مقرر کر رکھے تھے اس طرح یہ سفر نہایت خیر و خوبی سے ۲۷ مارچ کی شام کو ختم ہو گیا۔

احرار یا ان کے معاونین نے جو سازش سلسلہ کے خلاف کی تھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو اس میں منہ کی کھانی پڑی

الحمد للہ رب العالمین

نیشنل لیگ قادیان کا چیف سکرٹری پنجاب کو تار

حسب ذیل تار ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو نیشنل لیگ قادیان نے چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو دیا ہے
حبیب الرحمان پریذیڈنٹ احرار سیالکوٹ کے جلسے میں جو ۲ اپریل کو منعقد ہوا امام جماعت احمدیہ کو عیاش اور بدچلن کہا ہے
کیا گورنمنٹ اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائے گی۔ (صدر نیشنل لیگ قادیان)

مبارکباد

ہمارے عزیز اور مکرم دوست مولانا ارجمند خان صاحب نے بوجہ ضرورت شرعی دوسری شادی کی ہے۔ ۷ اپریل کو بوقت ۱۲ بجے تقریب ولیمہ ادا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین نے شرکت فرما کر مولانا کی عزت افزائی فرمائی ہم اس تقریب پر صدق دل سے اپنے مولانا کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اس شادی کے با برکت اور جانبین کے لئے مبارک ہونے کی دعا کرتے ہیں (ایڈیٹر)

شبان الاحمدیین کا جلسہ

۷ اپریل بعد نماز مغرب شبان الاحمدیہ کا ایک خاص جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چودھری حسین علی صاحب کے آرڈر کے خلاف اور حبیب الرحمان لدھیانوی کی توہین آمیز بکواس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔

انجمن حزب اللہ قادیان کے ایک غیر معمولی جلسہ کی کارروائی

انجمن حزب اللہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۵ ۳۵ء کو زیر صدارت جناب مولوی غلام احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ ایک پرائیوٹ مکان میں بعد نماز عشا منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر چند پولیس کے آدمی آموجود ہوئے ہماری انجمن کے چھوٹے ممبران ان کی مداخلت کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ آخر مجبوراً پروگرام کو تبدیل کر کے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز اور صاحب صدر کی ایک مختصر سی تقریر کے ساتھ جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

ریزولیوشن نمبرا

انجمن حزب اللہ کا یہ جلسہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ خانصاحب چودھری حسین علی صاحب کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے ہم احمدی بچوں کے خالص تبلیغی اور مذہبی جلسہ کو جو ہم تقریر کی مشق کرنے کے لئے ایک پرائیوٹ مکان میں کرنا چاہتے ہیں اور جس کی نوعیت بالکل پرائیوٹ ہے۔ کیونکہ اس میں صرف ہمارے ممبر ہی شامل ہیں پولیس نوٹس کے ذریعہ سے ہمیں مرعوب کر کے اکاوٹ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ زبردست پروٹسٹ کرتا اور اسے اپنی جائز مذہبی آزادی میں صریح مداخلت یقین کرتا ہے۔ اور حکام بالا سے پر زور استدعا کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ اس صریح ناانصافی کو روکیں۔ اور ہمارے گھروں میں پولیس کی مداخلت کا انسداد کریں۔

(۲) تجویز کیا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی اس دھینگا مشتی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر جلسہ کی کارروائی کو بند کر دیا جائے (۳) ان ریزولیوشنز کی نقول ﷺ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حکام بالا اور پریس کو ارسال کی جائیں۔ (کوکب سکرٹری انجمن حزب اللہ قادیان)

نیشنل لیگ قادیان کا اجلاس

نیشنل لیگ قادیان کا ایک خاص اجلاس بصدارت قریشی محمد صادق صاحب قیتسم بی اے مورخہ ۵ اپریل ۳۵ء کو بوقت ۵ بجے شام الحکم بلڈنگ میں منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے ذیل کے ریزولیوشنز پاس ہوئے

(۱) نیشنل لیگ قادیان کا یہ خاص اجلاس اس امر کا سخت افسوس کے ساتھ اظہار کرتا ہے کہ خانصاحب چودھری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ کیمپ قادیان نے ہمارے بچوں کے ایک پرائیوٹ مذہبی ٹریننگ کے جلسے میں دفعہ ۴ پنجاب کرمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۹۳۲ء کو غلط طور پر استعمال کرتے ہوئے پولیس کو دست اندازی کا اختیار دیا۔ [ص حکومت خاص حالات و ضروریات وقت کے ماتحت وعدہ دیا تھا] چونکہ یہ ایکٹ باغیانہ سرگرمیوں کو دبانے کے لئے بنایا گیا تھا کہ وہ اسے ناجائز طور پر استعمال نہیں کرے گی۔ لیکن اب خان صاحب حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول نے اس قانون کو غلط اور ناجائز طور پر استعمال کر کے ہماری جماعت کے وقار اور احساس کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اس لئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ مجسٹریٹ صاحب کے اس قانون کے ناجائز استعمال کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلائیں کہ وہ اس کے متعلق تحقیقات اور مناسب کارروائی کر کے ہمکو شکریہ کا موقع دیں۔

(۲) کچھ عرصہ ہوا کہ ایک گندہ ٹریکٹ جسکا نام "کیا مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت" تھا کے متعلق نیشنل لیگ قادیان نے اپنے ایک جلسہ میں اظہار ناراضگی کیا تھا۔ اور بعد میں پریذیڈنٹ صاحب نیشنل لیگ نے اس کا ترجمہ کر کے حکام بالا کو توجہ دلانے کے لئے بھیجا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے لاہور میں اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا ہے

ہم جہاں گورنمنٹ کا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتے ہیں وہاں یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قانونی کارروائی اسقدر تاخیر کے بعد عمل میں آئی ہے کہ وہ زہر جس کو پھیلنے سے روکنا قانون کا منشا ہے ملک معظم کے رعایا کے دلوں میں سرایت کر گیا ہے۔ اور بچارے احمدی ہر جگہ مظالم ہو رہے ہیں۔ اسلئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس قانون کو بسریع الاخر طریق پر رائج کیا جائے۔ تاکہ ہندوستان کی فضا درست ہو جائے۔ اور ہم گورنمنٹ کی توجہ کو سلسلہ احمدیہ کے خلاف اس گندے لٹریچر کی طرف بھی مبذول کراتے ہیں۔ جو شائع ہو چکا ہے۔ اور آئے دن شائع ہوتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق بھی جلد کارروائی کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ دے

(۳) لیگ کا یہ اجلاس چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ایگزیکٹو کونسل میں جانے کی وجہ سے پنجاب کونسل میں جو جگہ خالی ہو گئی تھی اسکے لئے چودھری اسداللہ خان صاحب کے بلا مقابلہ منتخب ہو جانے پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے چودھری صاحب موصوف کی اس شاندار کامیابی پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چودھری ظفر اللہ خان صاحب چودھری اسداللہ خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے

(۴) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ چیف سکرٹری صاحب پنجاب گورنمنٹ۔ چیف جسٹس صاحب ہائیکورٹ پنجاب چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ چودھری اسداللہ خان صاحب اور پریس کو بھیجی جائیں

ظفر محمد مولوی فاضل سکرٹری نیشنل لیگ قادیان ۶ ۳۵ء

ریزولیوشنز بزم احمد قادیان

(۱) ہم جملہ ممبران بزم احمد جو مختلف مدارس کے طالب علم ہیں گورنمنٹ سے نہایت زوردار الفاظ میں اسبات پر پروٹسٹ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اپنے اس قانون یعنی کرمنل لا امینڈمنٹ (ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۹۳۲ء) کو جس کے متعلق ہمارا یقین اور وثوق ہے کہ وہ ان مجہول کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ کے خلاف باغیانہ تقاریر ہوں۔ لیکن اس قانون کو ہم طالبعلموں پر جنہوں نے اپنے مذہبی حالات سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے پرائیوٹ طور پر یہ مجلس قائم کی ہے لگایا گیا ہے اسلئے ہم اپنی منصف گورنمنٹ سے پر زور الفاظ میں پروٹسٹ کرتے ہیں کہ یہ ہم پر ظلم ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے لئے علم حاصل کرنا دشوار ہو جائے۔

(۲) میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور نیشنل لیگ۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب ناظر امور عامہ قادیان۔ حکام بالا۔ سلسلہ کے اخبارات اور دیگر پریسوں کو بھیجی جائیں۔

جو باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(عبدالغفار ڈار کشمیری سکرٹری بزم احمد)

دفعہ ۱۴۴ کا ناجائز استعمال

(از مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب عمر)

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ٹریبون ۵ اپریل کی اشاعت میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کرمنل لا میں کسی ضابطہ کا ایسا کثرت سے ناجائز استعمال نہیں کیا گیا جیسا دفعہ ۱۴۴ کا۔ اس سلسلہ میں سب سے تازہ مثال ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا وہ حکم ہے، جس کے ماتحت قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ اور پبلک کو ہر قسم کی تقاریر اور مجالس سے روک دیا گیا۔ یہ امتناعی حکم کسی شخص کے نام نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی خاص مقام تک محدود تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حکم کو اسی طرح استعمال کیا جس طرح سیڈیشن میٹنگ ایکٹ استعمال کرنے کا منشا ہے۔ یہ حکم ایسا خلاف قانون تھا کہ ہائیکورٹ کو فیصلہ کرنا پڑا کہ یہ حکم نامعقول تھا۔ ایسے معاملات میں ہائیکورٹ پبلک کی تکلیف رفع صحیح طور پر رفع نہیں کر سکتا تھا۔ حکم خواہ خلاف قانون ہی ہو پھر بھی اپیل کے مراحل اتنا وقت لے لیتے ہیں اس کے نفاذ کا زمانہ عموماً گذر جاتا ہے

امید ہے کہ گورنمنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ایسے احکام جاری کر دیگی۔ تاکہ اس دفعہ کا ناجائز استعمال بند ہو جائے اس تجویز کے عملی نفاذ میں اگر کچھ دقتیں ہوں۔ یا یہ مناسب نہ سمجھا جائے۔ تب قانون میں ایسی تبدیلی ہونی چاہیئے۔ کہ اس سکشن کو ناجائز طور پر استعمال کیا جا سکے

اولڈ بوائز گورنمنٹ کالج کا جلسہ

۳۱ مارچ سر دیا کشن کول صاحب کے زیر صدارت گورنمنٹ کالج لاہور کے اولڈ بوائز کا جلسہ ہوا۔ ایک سو کے قریب اولڈ بوائز شریک تھے۔ اس موقعہ پر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء کو وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کی رکنیت پر فائز ہونے پر مبارکباد دی گئی آخر میں مسٹر احمد شاہ صاحب بخاری پروفیسر گورنمنٹ کالج نے جو ادبی دنیا میں پطرس کے نام سے مشہور ہیں اپنے مخصوص انداز میں چودھری صاحب کی زندگی پر تبصرہ کیا۔ (نامہ نگار)

شیعوں کے نزدیک تمام احراری ذریۃ البغایا ہیں

عرصہ ہوا۔ تھانہ بھون سے ایک رسالہ شائع ہوا تھا جسکا نام "اظہار البطلان لدعوٰی مسیح قادیان" ہے۔ رسالہ کا مصنف ایک دیوبندی مولوی ہے۔ مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بدزبانی کا الزام لگاتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔

"کل مسلم...... یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا" الخ کہ میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے معارف سے منتفع ہوتا ہے۔ اور مجھ کو قبول کرتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ بجز چھنال عورتوں کی اولاد کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ہے۔ سو وہ قبول نہیں کرتے فرمایئے۔ اس سے زیادہ بدزبانی کیا ہوگی۔ یہ لفظ اول ہم نے شیعوں کی کتاب کافی کلینی میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اسمیں لکھا ہے۔ کہ امام باقر صاحب نے اپنے ایک صحابی ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا۔ یا اباحمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا یعنی ہمارے شیعوں کے سوا تمام لوگ چھنال اور فاحشہ عورتوں کی اولاد ہیں۔ یا ہم آج دوسری دفعہ انہی الفاظ کو مرزا کی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں دیکھ رہے ہیں۔ (ص ۱۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تیرہ دروں مخالفین کی نسبت ذریۃ البغایا کے الفاظ بولنے میں منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے اسلام کے بعض مقدس بزرگوں نے انہی الفاظ کا استعمال اپنے مخالفین پر کیا ہے۔ دوسرے لفظ بغایا کے معنی چھنال عورتیں نہیں۔ کیونکہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی بزرگانہ شان سے بعید ہے۔ کہ وہ اپنے دوستوں کے سوا باقی سب دنیا کو حرام زادہ یا فاحشہ عورتوں کی اولاد قرار دیں۔ تیسرے اگر ذریۃ البغایا اور اولاد بغایا کے معنی فاحشہ عورتوں کی اولاد یا حرامی کئے جائیں۔ تو ظفر علی خاں وغیرہ کج فہم لوگوں نے جو اعتراض حضرت مسیح موعود پر کیا ہے۔ وہی شیعوں کے معصوم و مقتدر امام اور اہلسنت کے بلند پایہ بزرگ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ پر وارد ہوگا۔ اگر مولوی ثناء اللہ و ظفر علیخاں وغیرہ میں انصاف کی کوئی رگ باقی ہے۔ تو حضرت امام باقر پر بھی اعتراض کریں۔ ورنہ پھر اپنی زبانوں کو لگام دیں۔ اور آئندہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر یہ ناپاک الزام نہ لگائیں۔ کہ وہ اپنے تمام منکرین کو حرامزادہ کہتے ہیں۔

میں اپنے محسن اور محترم بزرگ حضرت مولنا مولوی حکیم سید صادق حسین صاحب اٹاوی کا بخلوص دل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ میری استدعا پر آپ نے خاص محنت کرکے پورا حوالہ تلاش کرلیا۔ اور مجھے بھیجدیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مولنا صاحب اپنے گرامی نامہ (مورخہ ۱۲ مارچ ۳۵ء) میں تحریر فرماتے ہیں۔

"عزیز القدر حافظ سلیم احمد خاں سلمہ اللہ۔ آپ کا خط ملا جس میں ایک حوالہ کی شدید ضرورت ظاہر کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ یا اباحمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا میں نے خود بھی بتلاش حوالہ مذکورہ سخت محنت کی۔ اور مدد بھی چاہی۔ الحمد للہ کہ کئی روز کی محنت کے بعد کامیابی ہوئی۔ اور حوالہ مل گیا۔

کافی کلینی ایک ضخیم کتاب ہے۔ جس کتاب سے یہ حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ وہ نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپی ہے۔ (تاریخ طبع ۱۸۸۶ء) درج ہے۔ کافی کلینی کی تین جلدیں ہیں۔ جلد اول کا نام اصول کافی ہے۔ باقی دو جلدوں کے نام فروع کافی۔ جلد ۳ کے آخری حصہ کا نام کتاب الروضہ ہے۔ جلد اول جو بڑی لمبی چوڑی تقطیع کی ہے۔ صفحہ ۶۹۳ پر ختم ہوئی ہے۔ اور ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں چھپی ہے۔ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ پر ختم ہوئی۔ اور جون ۱۸۸۶ء میں چھپی ہے۔ جلد ۳ کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ص ۲۵۱ پر ختم ہوا ہے۔ اس کے دوسرے حصہ کا نام کتاب الروضہ ہے۔ جو جولائی ۱۸۸۶ء کی مطبوعہ ہے۔ اسی کتاب الروضہ کے ص ۱۳۵ پر یہ روایت درج ہے۔

علی بن محمد عن علی بن العباس عن الحسن بن عبد الرحمٰن عن عاصم بن حمید عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون و یقذفون من خالفھم فقال الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا اباحمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔

عزیز حافظ! اس حوالہ کے تلاش کرنے میں دو روایتیں اور مل گئی ہیں۔ وہ بھی لکھے دیتا ہوں۔

عن ابی بصیر قال ابوعبد اللہ علیہ السلام یا ابا محمد...... فمن احبنا کان نطفۃ العبد و من ابغضنا کان نطفۃ الشیطان۔ کہ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ اے ابو محمد جو ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ بھلے آدمی کا نطفہ ہے اور جو ہم سے عداوت رکھتا ہے۔ وہ شیطان کا نطفہ ہے۔ (فروع کافی جلد ۲ کتاب النکاح ص ۲۱۶)

عن یونس قال سالت الخراسانی صلوٰت اللہ علیہ وقلت ان العباسی ذکر انک ترخص فی الغناء فقال کذب الدیوث (فروع کافی جلد ۲ کتاب الزی والتجمل ص ۲۰۶) یعنی یونس روایت کرتا ہے۔ کہ میں نے خراسانی (امام علی رضا) سے عرض کیا۔ کہ عباسی نے بیان کیا ہے۔ کہ آپ نے غناء (راگ) کی اجازت دی ہے۔ تو امام موصوف نے فرمایا۔ کہ اس دیوث نے جھوٹ بولا۔"

مندرجہ بالا روایتوں سے معلوم ہوا۔ کہ شیعوں کے معصوم اماموں نے (جو سنیوں کے بھی مقدس بزرگ ہیں) اپنے مخالفین کی نسبت جو سخت الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ وہ بطور گالی نہیں ہیں۔ بلکہ امر واقعی کا اظہار ہے۔ کیونکہ اہل اللہ اور مامور من اللہ دنیا میں حکم و عدل ہوکر آتے ہیں۔ اور ذریۃ البغایا دیوث اور نطفہ شیطان وغیرہ الفاظ دنیاداروں کی نسبت بحیثیت جج استعمال کرتے ہیں۔ یعنی فرد جرم لگاتے ہیں۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ذریۃ البغایا کے الفاظ گالی کے طور پر نہیں کہے۔ بلکہ امر واقعی کا اظہار کیا ہے۔ ورنہ حضرت امام باقر وغیرہ بزرگوں پر بھی اعتراض ہوگا۔

احراریوں کے لیڈر مولوی مظہر علی اظہر کٹر اور غالی شیعہ ہیں۔ اور حضرت امام باقر کو انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم اور بزرگ مانتے ہیں۔ اگر ذریۃ البغایا کے معنی حرامزادہ ہی ہیں۔ جیسا کہ مولوی ظفر علی خاں نے حضرت مسیح موعود پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر مولوی مظہر علی اظہر کے نزدیک مولوی ظفر علی خاں اور تمام احراری پارٹی حرامزادہ اور فاحشہ عورتوں کی اولاد ٹھیرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ صاف صاف اور غیر مبہم الفاظ میں فرماتے ہیں اِنَّ النَّاسَ کُلَّھُمْ اَوْلَادُ بَغَایَا مَاخَلَا شِیْعَتَنَا۔ کہ سوائے ہمارے شیعوں کے باقی تمام لوگ ذریۃ البغایا ہیں۔ (فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ ص ۱۳۵)

خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی

ظلم کا نتیجہ

دنیا میں جب کسی نے مظلوم کو ستایا ‏— نقصان خود اٹھایا نیک اس نے پھل نہ پایا

ہم ہیں اُسی کے بندے کہتے ہیں جسکو خالق ‏— جس نے زمیں بنائی اور آسماں بنایا

دنیا میں ہم خدا کی ہیں آخری جماعت ‏— ہے اسکی رحمتوں کا اوپر ہمارے سایا

آئیگا جو مقابل کھائیگا ہم سے مُنہ کی ‏— ہم شیر ہیں خدا کے کردیں گے بس صفایا

شک ہو تو آریوں سے عیسائیوں سے پوچھو ‏— ان کو کبھی پچھاڑا ان کو کبھی گرایا

احراریوں کی ہستی کیا ہے ہمارے آگے ‏— ہم نے ہزارہا کو میدان سے بھگایا

دنیا کی محفلوں کو گرما دیا ہے ہم نے ‏— ہنستوں کو ہے رلایا۔ روتوں کو ہے ہنسایا

دنیا کے لوگ ہم کو ناحق ستا رہے ہیں ‏— کر ان کو تو ہدایت اے خالق البرایا

ہم نے کہا ہے کس دن ان کو حرامزادہ ‏— ناحق ظفر علی نے الزام یہ لگایا

لیکن امام باقر کہتے ہیں صاف سب کو ‏— ہیں شیعوں کے سوا سب ذریۃ البغایا

(حافظ سلیم احمد اٹاوی)

قادیان کی ایک معزز ہندو خاتون کی وفات

قادیان کے ہندوؤں میں سے بہت سے ایسے شرفاء ہیں۔ جن کا تعلق ہماری جماعت کے ساتھ ہمیشہ شریفانہ رہا ہے۔ اور انہوں نے کبھی کسی فتنہ انگیزی کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔ ان میں سے ایک مشہور شخص پنڈت دولت رام صاحب سابق ممبر سمال ٹاؤن کمیٹی بھی ہیں۔ پنڈت صاحب کی شریفانہ طرز زندگی کی وجہ سے قادیان میں جسقدر لوگ ان کو جانتے ہیں۔ وہ سب ان کے مداح ہیں۔

پنڈت صاحب کی والدہ ہندو مستورات میں ایک خاص شان کی خاتون تھیں۔ قادیان کے تمام ہندو ان کی نیکی اور شرافت کے مداح اور رطب اللسان رہے ہیں ان کا ہندو مستورات پر ایک خاص اثر تھا۔ افسوس ہے۔ کہ کل ۳ اپریل کو ان کا ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال ہوگیا۔ قادیان کی ہندو کمیونٹی نے اس وفات کا پورے طور سے احساس کیا ہے۔ ہم بھی پنڈت دولت رام صاحب اور ان کے خاندان کے جملہ ممبران سے اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہندو اخبارات اور ہمارا سلسلہ

سادہ لوح مسلمانوں کو قتل اور لوٹ کی ترغیب

ایک اطلاع مظہر ہے کہ قادیان میں کئی مقامات پر پوسٹر بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" چسپاں پایا گیا اور اشتہار مذکور محمد غلام نامی کسی شخص کی طرف سے اقبال پریس ملتان میں چھپا پایا گیا۔ اشتہار کا مضمون نہایت اشتعال انگیز اور طیرہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ احمدیوں کو قتل کر دینا مسلمانوں کا فرض ہے۔ اور احمدیوں کا مال مسلمانوں پر حلال ہے۔ احمدیوں کو مرتد بتاتے ہوئے یہ مخلوم اپنی جہالت کا اس طرح ثبوت دیتا ہے کہ اگر کسی کو غلام احمد کے مرتد ہونے میں شک ہے تو (ہماری ضمیر سلسلہ کے الفاظ کو درج کرنے کی اجازت نہیں دیتی)

افسوس کا مقام ہے کہ اس تہذیب کے زمانہ میں اس قسم کی بے ہودہ اور گندی تحریر سے کام لیا جاتا ہے۔ اس قسم کا منفول پروپیگنڈا کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں انگریزی حکومت ہے۔ یہاں کابل اور ایران کے خوابوں کی تعبیر قانونی شکنجہ ہو سکتا ہے

مناسب ہے کہ بجائے فتنہ انگیزی کے دلائل سے اپنے عقائد کو صحیح ثابت کیا جائے۔ دلائل کی کمی کے سبب گلے پڑنا جہالت کی نشانی ہے۔ ہم بار بار مسلم رہنماؤں سے اس معاملہ کو سلجھانے کی درخواست کر چکے ہیں۔ لیکن ہمیں مایوس رہنا پڑا۔ کیا سر فضل حسین جیسے عاقل اس پر خطر تحریک کے خطرناک نتائج کا اندازہ لگا کر انسدادی تدابیر سوچنا مناسب نہیں سمجھتے۔

ہم نہایت ادب سے حکومت کی توجہ مذکورہ بالا پوسٹر کی طرف مبذول کراتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے امن سوز پروپیگنڈا کو دبانے میں دیر نہ کرے۔ (رشی)

حضرت خلیفۃ المسیح سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں بطور گواہ

گورداسپور میں ہجوم نے (جس میں ہندو بھی شامل تھے) پرزور نعروں سے استقبال کیا

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں بمقام قادیان ایک احرار کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے بھی تقریر کی۔ حکومت نے اس تقریر کو منافرت پھیلانے والی خیال کیا۔ اور اسی بنا پر سید صاحب کے ایک مقدمہ بھی سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں چل رہا ہے۔ سید صاحب نے اس مقدمہ میں حضرت مرزا صاحب کو بطور گواہ صفائی طلب کیا

سید بخاری صاحب گو کہ مخالف ہیں۔ لیکن دل کی گہرائیوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کی راست گوئی اور ان کی انصاف پسندی کے قائل معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ وہ اپنی صفائی میں انھیں حاضر عدالت ہونے کی تکلیف نہ دیتے۔ سید صاحب غالباً جانتے ہیں کہ حضرت موصوف کبھی بھی تعصب سے کام نہ لیں گے۔ اور سب حالات درست درست بے کم و کاست بیان کرینگے۔ اور سید صاحب نے ناجائز فائدہ نہ اٹھائینگے۔ جب حضرت

ممدوح موٹر پر گورداسپور پہنچے تو ہزارہا لوگوں نے آپکا استقبال کیا اور کئی دیگر موقعوں پر احمدی مسلمانوں نے اپنی عقیدت کے اظہار کے لیے فلک شگاف نعرے لگائے۔ نامہ نگار ندیے ماترم کا بیان ہے کہ اس ہجوم میں ہندو بھی موجود تھے انھوں نے بھی پرجوش نعروں سے اس معزز مہمان کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔

احمدیوں کا ہجوم جو سات آٹھ ہزار افراد پر مشتمل بیان کیا جاتا ہے ظاہر کرتا ہے کہ مرزا صاحب کس قدر ہر دلعزیز ہو رہے ہیں۔ اور آپ پیروان سے کس قدر خوش ہیں صرف محبت ہی ہے جو احمدیوں کو دور دراز سفر پر مجبور کرتی ہے ورنہ کون ہے کہ خواہ مخواہ سفر کی صعوبتیں اٹھائے۔

محبت است کہ دل را نمے دہد آرام
وگرنہ کیست کہ آسودگی نمے خواہد

مرزا صاحب کا تمام و کمال بیان درج کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ متعدد اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ جو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھیں اختصار کے ساتھ حوالہ قلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انھیں احراریوں سے کوئی رنجش نہیں۔ اور وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت محمد کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لیکن آپ کا خیال ہے کہ حضرت محمد کی وساطت سے نبی آئینگے۔ اور اسلامی تبلیغ میں حصہ لیں گے۔ اور خیال ہے کہ احمدیہ جماعت کے بانی بھی اسی زمرہ میں سے تھے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا پیغمبر کی ہتک پر قربان ہونا قرآن شریف میں لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے اعتقاد کے مطابق رسول کریم پر زندگی ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کی ہر ایک چیز قربان کر دینی چاہیئے۔ لیکن پیغمبر کی ہتک کا بدلہ لینے کے لیے پبلک میں نافذ الوقت قانون کی خلاف ورزی کے حق میں نہیں۔ ایسے فعل سے میرے جذبات مجروح ہوتے ہیں آپ نے اپنے بیان کی تائید میں قرآن شریف سے ثبوت بھی پیش کئے۔ اس کے بعد اسلحہ رکھنے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ انھوں نے احمدیوں کو تلواریں رکھنے کے لئے کبھی نہیں کہا۔ ورنہ اسوقت تک ہر احمدی کے پاس تلوار ہوتی۔ آپ نے یہ تسلیم کیا کہ آپ نے کل دنیا کو فتح کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن یہ بھی بیان دیا کہ فتح سے مراد دینی فتح تھی۔

چونکہ ۲۳ مارچ بیان مکمل نہ ہو سکا اسواسطے ۲۵ مارچ کو پھر مرزا صاحب عدالت میں پیش ہوئے۔ اس دن آپ نے اپنے بیان کے دوران میں فرمایا کہ جب میں نے ملزم کی تقریر پڑھی تو میں نے اس کو قابل اعتراض پایا۔ مگر اس کے فعل کے خلاف نفرت پیدا ہوئی۔ اس کی ذات کے خلاف نفرت پیدا نہ ہوئی۔ اور کہ ایسے الفاظ جو اشتعال اور نفرت پیدا کرنے والے ہوتے ہوں۔ ان سے میرے دل میں ملزم کے خلاف نفرت و اشتعال اس لئے پیدا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے نفس کو اس قابل بنایا ہوا ہے کہ کسی انسان کے خلاف میرے دل میں عداوت نہ پیدا ہو۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پولیس نے اس موقع پر مناسب انتظامات کیئے۔ (رشی)

سیر قادیان

ہم نے جب مسلم اخبارات میں پڑھا کہ قادیان میں احمدی لوگوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے تو ہم خود مطالعہ حالات کے لیے قادیان پہنچے۔ اس سفر میں ہم نے جو کچھ دیکھا۔ ہم اس سے تمام ہندوستانی بھائیوں کو آگاہ کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا جان سکے کہ در اصل قادیان کی صورت حالات کیا ہے۔ اور یار لوگوں نے کیا مشہور کر رکھا ہے اور اس سے ان کی غرض کیا ہے۔

احراری دوستوں نے واویلا مچا رکھا ہے کہ احمدیوں نے قادیان کے مسلمانوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ہم یہ اطلاع سنکر بہت حیران ہوئے کہ اگر احمدیوں نے مسلمانوں کا مقاطعہ کر رکھا ہے تو آخر احراریوں کو اس سے شکایت کیوں پیدا پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ خود احراری مرزائیوں سے کسی قسم کا تعلق ہی نہیں رکھنا چاہتے۔ اور اکثر ان کے اخباروں احمدیوں کے بائیکاٹ کی تلقین پڑھی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے دل میں یہ ارادہ پیدا ہوا کہ ہم خود قادیان جا کر بچشم خود حالات کو دیکھیں چنانچہ ہم قادیان پہنچے اور ہم نے دیکھا کہ تمام شور بالکل بے معنی قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔

ہم نے دیکھا کہ تمام قصبہ کے مالک مرزائی ہیں اور کچھ حصہ ہندوؤں کی ملکیت ہے۔ غیر مرزائی مسلمان اس میں کم تعداد میں ہیں اور فتنہ احرار سے پہلے امن کے ساتھ قادیان میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ چنانچہ ہمیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ماشکی جو احمدی مسلمانوں کے گھروں میں پانی بھرتے ہیں وہ غیر احمدی مسلمان ہیں۔ اور انھیں اعتراف ہے کہ مرزائی ان سے حسن و سلوک پیش آتے ہیں۔ اور ریستوران سے خدمت لیتے ہیں۔ اگر کسی سقہ کو پانی بھرنے سے روکا ہے تو اس کی جگہ کوئی مرزائی ماشکی مقرر نہیں کیا۔ بلکہ غیر مرزائی مسلمان بہشتی لگا دیا گیا ہے۔ اس صورت میں جو احراریوں کے ساتھ شامل ہو کر فساد کرتے ہیں اور برسر بازار فحش گوئی کرتے ہیں ایسے لوگوں سے احمدیوں کی علیحدگی طبعی امر ہے۔ اس لئے وہ مورد الزام نہیں ہو سکتے۔ علیحدہ کر دینے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ اس صورت میں کہا جا سکتا تھا جبکہ احمدی لوگ غیر مرزائی مرزائیوں کی خاطر علیحدہ کرتے۔ لیکن حالات یہ نہیں ہیں۔ بلکہ آجتک احمدیوں کے کام کرنے والوں میں غیر احمدی ماشکی۔ دھوبی۔ حجام۔ ترکھان لوہار وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا اکثر حصہ غیر احمدی مسلمان ہندو۔ سکھ وغیرہ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہمیں خاص تحقیقات سے یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ صاحب حیثیت اور امیر و معزز احمدیوں کے گھروں میں بعض خدمت گار عورتیں بھی غیر احمدی ہیں۔ اور جہاں تک ہماری تحقیقات کا نتیجہ ہے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کا ہرگز بائیکاٹ نہیں کیا۔ اور یہ ساری افواہیں محض پروپیگنڈا ہیں۔ جو خدا جانے کیوں مرزائیوں کو بدنام کرنے کی نیت سے وضع کی گئی ہیں۔

ہمیں بعض شریف مسلمانوں سے یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ ہم لوگوں کو مرزائیوں کے عقیدہ سے قطعاً ہمدردی نہیں ہے لیکن پھر بھی مرزائی لوگ ہماری تکلیفوں میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ علاقہ کے مسلمانوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ ظفر وال کی مسجد کے معاملہ میں جو کام ہوا۔ اس میں مرزائیوں نے بہت زیادہ حصہ لیا۔ حالانکہ ظفر وال کی مسجد سے مرزائیوں کو کسی قسم کا تعلق نہ تھا۔ الغرض ہماری تحقیقات یہ ہے کہ مرزائی تمام مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ دلچسپی لیتے اور اپنے رسوخ کی وجہ سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مسلم لیگ کانفرنس اور کشمیر کمیٹی میں مرزائیوں کو شامل کیا گیا۔ اور سوائے احرار کے تمام مسلم جماعتیں مرزائیوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کے حق میں ہیں۔ ہمیں بھی اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی کامیابی بھی غیر مرزائی مسلمانوں نے بہت کوشش کی اور تمام سمجھدار مسلمان مرزائیوں کے ساتھ کوآپریشن کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ ہماری بے لاگ تحقیقات کا نتیجہ ہے جسے ہم نے محض ملک کی خدمت مدنظر رکھتے ہوئے شائع کر دیا کیونکہ ہمارے نزدیک ملک کی مختلف جماعتوں کا اتحاد ہی آزادی وطن کا موجب بن سکتا ہے۔ ہم اپنے ہندو اور سکھ دوستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ غور کریں کہ جب احرار خود مسلمانوں کے اندر اتحاد